اداریہ

پیغمبر اکرمؐ کی گرانقدر میراث

پیغمبر اسلام نے ایسے ماحول و معاشرہ میں توحید کو اپنی دعوت اسلامی کی بنیاد قرار دیا تھا جہاں مختلف فرقوں اور مذہبی وفکری میلانوں کا دور دورہ تھا۔ اس دور کے لوگوں نے دنیا والوں کے لئے ایسے خدا تراش لئے تھے جن میں عقل و خرد کا گزر ہی نہ تھا اور یہ خدا تفرقہ و اختلاف اور رسوائی و نادانی کے بھنور کا روپ اختیار کر چکے تھے۔ پیغمبر اکرمؐ نے اپنی نجات بخش دعوت اسلامی کی تبلیغ و اشاعت کی راہ میں ایسے مصائب جھیلے کہ صبر و فداکاری کی آخری منزلوں پر فائز ہوتے ہوئے بھی ان کی زبان سے یہ کلمات جاری ہوگئے۔ ''دنیا میں جتنے مصائب میں نے جھیلے ہیں کسی دوسرے نحی نے اتنے مصائب نہیں جھیلے''۔[1]

انہوں نے شرک کی اعلانیہ تردید کرتے ہوئے بت پرستی کو فعل عبث قرار دیا اور اپنی رسالت کی جامع بنیاد یعنی توحید کو گہرائی اور گیرائی عطا کرنے کے لئے اپنے تبلیغی مشن کی شروعات کی۔ پیغمبر نے شرک کے خلاف اپنی معرکہ آرائی کے دوران اس کی ظاہری علامتوں کی نابودی پر اکتفا نہیں کی بلکہ اس کے حقیقی محاذوں یعنی انسانی نفس و قلب تک اپنی معرکہ آرائی کا سلسلہ جاری رکھا اور مؤمنوں کے قلوب کو ہر طرح کی پریشانیوں اور وسوسوں سے پاک کردیا۔ وہ شرک کی تعریف بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: ''شرک اندھیری رات میں کالے پتھر پر رینگنے والی کالی چیونٹی سے بھی زیادہ پنہاں ہے''۔[2]

شرک کی پیروی اور اندھیری رات میں اس کے خفیہ اڈوں پر موجود شرک کی علامتوں کے خلاف معرکہ آرائی کے خطرے کے خیال سے زیادہ طاقتور خیال اور کیا ہوسکتا ہے؟ اور اس احساس سے بہتر دوسری کونسی طاقت ہوسکتی ہے کہ اسے اپنے دل کی کمین گاہ میں موجود اور نفس میں شامل مشرکانہ خطروں کا بھرپور مقابلہ کرنا ہے۔ اس فکر نے لوگوں کو فکری الوہیت سے نجات فراہم کردی اور تاریخ بشریت میں پہلی بار فکر و خیال کو حقیقی اور بہتر آزادی حاصل ہوگئی اور اس نے بتوں کے کھنڈر سے گزرتے ہوئے علم کی منزل تک جانے والے راستہ کو پوری طرح نمایاں کردیا۔ اب دریاؤں،

۱۔ بحارالانوار، ج ۳۹، ص ۵۵ — ۲۔ بحارالانوار، ج ۱۸، ص ۱۵۸

پہاڑوں اور ستاروں کو ایسی اہم سرحدوں کی حیثیت حاصل نہ تھی کہ فکر فقط قداست اور پاکیزگی کی بھاری بھرکم زنجیروں کے ساتھ ان سے قریب ہوسکے۔ پیغمبر اکرمؐ نے مسلمانوں کو علم حاصل کرنے کی دعوت دی تا کہ وہ علم کو لوگوں کی بھلائی کے لئے استعمال کریں۔ صرف اتنا ہی نہیں بلکہ انہیں فطرت کے قفل کو کھولنے کے لئے غور وفکر اور تجربہ سے استمداد کی تلقین بھی کی اور انہیں حکم دیا کہ "علم حاصل کرو چاہے تمہیں چین ہی کیوں نہ جانا پڑے"۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ یہ بھی فرمایا کہ گہوارہ سے قبر تک علم کی جستجو میں صبر و ثبات قدم کے ساتھ اپنی کوشش جاری رکھو۔

۴۔ پیغمبر اکرمؐ نے بیہودہ اور خرافات سازی کی بھرپور روک تھام کی اور اس بات کی ہرگز اجازت نہیں دی کہ سادہ طبیعت لوگ خوف و تقدس کے پردہ میں پوشیدہ مبہم عقائد کو قبول کرلیں کیونکہ یورپ میں صورتحال بالکل ایسی ہی تھی۔ عہد وسطی میں دانشمندوں اور آزادی طلب لوگوں کو سخت تنبیہات کا سامنا کرنا پڑا چنانچہ گیلیلیو، کوپرنیکس اور ڈکارٹ جیسے سیکڑوں دیگر فلسفیوں و دانشوروں کی داستان آج بھی لوگوں کے ذہن میں محفوظ ہے۔ یہ فرہنگ و ثقافت اور تہذیب و تمدن زمین و آسمان کو ایک دوسرے سے جوڑتی ہے اور فرد و سماج کو پروردگار عالم کے ساتھ وابستہ اور متصل کردیتی ہے۔ قداست اور طاقت سے آمیختہ اس معرفت خداوندی کے ساتھ محکم اور اٹوٹ رشتہ انسان کے جملہ جذبات کا تسلی بخش جواب فراہم کرتا ہے۔

ان تمام مثالی صفات سے مالا مال اسلام اس بات کی بھرپور کوشش کرتا ہے کہ انسان کی عقل سلیم پر پردہ نہ پڑنے پائے اور انسان کو اس کی ذہنی تحقیق اور عالمی سطح پر رونما ہونے والے حوادث کے سلسلے میں غور وفکر اور زندگی کے مختلف شعبوں اور ملکوتوں کی شناخت کے لئے عقلی کوششوں سے بالکل نہیں روکتا ہے۔ یہ وہ فرہنگ و ثقافت ہے جو خدائے وحدہ لاشریک پر اعتقاد و ایمان کی بنیاد پر قائم اور استوار ہے۔ وہ خدا جو دنیا کی کسی مخلوق یا کسی فرد واحد کے ساتھ خصوصی نسبت اور دوستی و قرابت داری کا حامل نہیں ہے، دنیا کی کسی بھی مخلوق کے ساتھ اس کا کوئی خصوصی رشتہ و رابطہ نہیں ہے اور پوری دنیا اپنی جملہ صفات و خصوصیات قانون علت و معلول اور مرضی معبود کے سامنے سرتسلیم خم کردیتی ہے اور جس کی مشیت دنیا کی تمام مخلوقات کو اپنی رحمت کے سایہ میں جگہ فراہم کرتے ہوئے کبھی بھی مسببات کے ساتھ اسباب کے ارتباط اور معلول میں علت کی تاثیر کی راہ میں رکاوٹ نہیں پیدا کرتی ہے۔

۳۔ گزشتہ چند برسوں کے دوران پیغمبر اکرمؐ کی شان میں غیر مہذب، بزدلانہ اور گستاخانہ حملات کا

مشاہدہ کیا جاچکا ہے۔ ڈنمارک اور ناروے کے اخباروں میں پیغمبر اسلام کے خلاف اہانت آمیز کارٹونوں کی اشاعت سے فقط دنیا کے مسلمانوں کو ہی نہیں بلکہ تمام دینداروں کو بھی غیر معمولی تکلیف ہوئی ہے۔ ان تصویروں کی اشاعت اور اسلام و مسلمانوں کے مقدسات کی توہین پر مبنی دیگر اقدامات کا مقصد صرف مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کرنا نہیں ہے بلکہ انہیں اس بات پر آمادہ کرنا ہے کہ دنیا کے ہر گوشہ میں اپنے ردعمل کا مظاہرہ بھی کریں۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ اس قسم کے جاہلانہ اقدام ادیان و مذاہب اور ثقافتوں و تمدنوں کے درمیان گفتگو جیسے منصوبوں کی تقویت میں رکاوٹ پیدا کردیتے ہیں جس کے نتیجے میں ''مذاہب کے درمیان بات چیت'' پر مشتمل مذہبی مراکز کے فیصلوں کو عملی جامہ نہیں پہنایا جاسکتا ہے۔

فصلنامہ ''راہ اسلام'' کو یہ فخر حاصل ہے کہ اس کا موجودہ شمارہ پیغمبر اعظم کی زندگی اور ان کی سیرت پر مبنی مضامین و مقالات پر مشتمل ہے جس میں خداوند عالم کے اس آخری نبی کی شخصیت کے مختلف پہلوؤں کا تجزیہ پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ بارگاہ عالیہ الٰہی میں دعا ہے کہ ہم لوگ آنحضرت کی معنوی تائید وحمایت سے زیادہ سے زیادہ مالا مال رہیں۔

آخر کلام میں فصلنامہ ''راہ اسلام'' کی راہ و روش میں بعض تبدیلیوں کی طرف اشارہ کرنا مقصود ہے۔ اس رسالہ کے سابق چیف ایڈیٹر جناب محمد حسین مظفری نے اس کی افادیت کو بڑھانے اور اس کے معیار کو بلند بنانے کی بھرپور کوشش کی اور اس سلسلے میں بڑی زحمتیں بھی برداشت کیں جس کے لئے ان کا شکریہ ادا کرنا اور بارگاہ خداوندی میں ان کی سلامتی اور توفیقات میں اضافہ کے لئے دعا کرنا لازمی معلوم ہوتا ہے۔ اس فصلنامہ کے موجودہ چیف ایڈیٹر جناب ڈاکٹر سید عبدالحمید ضیائی کا ارادہ ہے کہ آئندہ شماروں میں ''الٰہیات کو ہنر وفن اور تمدن و ثقافت کے جھروکھے'' سے دیکھا جائے اور الٰہیات کی فقہی اور کلامی راہ و روش کے ساتھ ہی ساتھ اس شاہد قدسی کی دوسری تجلّیوں کا بھی مشاہدہ کیا جائے جو نہایت دلکش وخوبصورت ہے اور جس کی طرف سے ہم لوگ کسی حد تک غافل بھی رہے ہیں۔ واضح رہے کہ اس ضمن میں ہم لوگوں نے ان عرفانی اور فلسفیانہ پہلوؤں کی طرف زیادہ توجہ نہیں کی ہے جو الٰہیات کے سرسبز اور ثمر خیز باغات کی طرف کھلنے والی دلکش کھڑکیاں ہیں۔ بہرحال ''راہ اسلام'' کے آئندہ شماروں میں اسلام اور اسلامی تعلیمات کو ان پہلوؤں سے بھی دیکھنے کی کوشش کی جائے گی۔

موجودہ شمارہ کے بعد منظر عام پر آنے والے دوسرے شمارہ میں مولانا جلال الدین محمد بلخی المعروف بہ مولانا روم کے دینی افکار و عقائد کا مطالعہ و تجزیہ کیا جائے گا۔ ہماری کوشش ہوگی کہ اسلامی الٰہیاتی تجلّی کے مختلف پہلوؤں کو ان کی شعری و نثری تخلیقات میں تلاش کیا جائے۔ واضح رہے کہ اقوام متحدہ سے وابستہ عالمی ثقافتی تنظیم UNESCO نے سال رواں کو ''مولانا روم کا سال'' قرار دیا ہے اور اس موقع پر ساری دنیا میں عالمی کانفرنس، سیمنار، مذاکرات اور عالمی اجتماعات کا اہتمام کیا جارہا ہے۔ بہرحال فصلنامہ کے آئندہ شماروں میں اسلامی فلسفہ وعرفان کے مختلف گوشوں اور پہلوؤں کا بھی تجزیہ کیا جائے گا۔ امید ہے کہ فصلنامہ ''راہ اسلام'' سے وابستہ مفکرین اور دانشور حضرات اپنے گرانقدر علمی و تنقیدی مقالات کے ذریعہ علمی تعاون کی روایت کو قائم رکھیں گے اور فصلنامہ ''راہ اسلام'' آئندہ بھی ترقی اور مقبولیت کی منزلیں طے کرتا رہے گا۔

والسلام